



## سوال

(839) جس نے ننانوے قتل کیے تھے ریح

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزشتہ دنوں ہم نے ایک اہل حدیث مسجد میں جمعہ پڑھا۔ اس میں مولانا صاحب نے کہا کہ حدیث میں ہے کہ ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کیے تھے، پھر اس نے ایک عالم سے پوچھا کہ کیا اس کی توبہ قبول ہو؟ 2 ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: تم ان لوگوں کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب (نصرانی) ہیں پس ان کو سب سے پہلے دعوت دو کہ گواہی دینا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اگر وہ اس کو (قبول کر کے) اطاعت کر لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر رات اور دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اسے بھی تسلیم

سکتی ہے تو اس عالم نے کہا نہیں۔ اس نے اسے بھی قتل کر دیا۔ اور اس طرح سو قتل کر دیے۔ پھر اس نے کسی اور عالم سے پوچھا کہ کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے تو اس نے کہا ہاں۔ تم فلاں بستی میں چلے جاؤ، وہاں نیک لوگ رہتے ہیں۔ اللہ کی عبادت کرتے ہیں تو بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کر اور اپنے علاقے میں واپس نہ پلٹنا کیونکہ یہ برے لوگوں کا علاقہ ہے (یعنی ماحول تبدیل کر) وہ شخص ادھر چل پڑا۔ ابھی رستے میں ہی تھا کہ اسے موت آگئی۔ اس پر رحمت اور عذاب کے فرشتے آپس میں جھگڑنے لگے۔ ان سے ایک فرشتے نے انسانی شکل میں آکر کہا کہ اس کے دونوں طرف کی زمین ماپ لو۔ جس طرف کی زمین کم ہوگی اس کو ادھر والے فرشتے لے جائیں۔ اور جب زمین ماپائی گئی تو جس طرف وہ جا رہا تھا اس طرف کی زمین کم نکلی، چنانچہ اسے بخش دیا گیا۔

آپ سے درخواست ہے کہ کیا واقعی یہ کوئی حدیث ہے؟ اور کیا قتل جیسا جرم بھی محض توبہ کی وجہ سے معاف ہو سکتا ہے؟ امید ہے کہ آپ قرآن و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

(عصمت اللہ، محمد فیروز، بیرون گیٹ کھیالی گوجرانوالہ)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

خطبہ جمعہ کے دوران خطیب صاحب سے جو حدیث آپ نے سنی وہ صحیح مسلم میں لفظ بلفظ موجود ہے نیچے وہ درج کی جاتی ہے:

((حدثنا محمد بن المنثري، ومحمد بن بشار، واللفظ لابن المنثري، قال: نا معاذ بن هشام، حدثني أبي عن قتادة عن أبي الصديق عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن نبى الله صلى الله عليه وسلم قال: كان فيمن كان قبلكم رجل قتل تسعة وتسعين نفسا، فسأل عن أهل الأرض، فدل على راهب، فأتاه، فقال: إنه قتل تسعة وتسعين نفسا، فصل له من توبته؟ فقال: لا. فقتله، فكمثل



بہ ما تہ، ثم سأل عن أعلم أهل الأرض فدل على رجل عالم، فقال: إنه قتل ما تہ نفس فحل له من توبته؟ فقال: نعم، ومن يحول بينه وبين التوبة؟ انطلق إلى أرض كذا وكذا،

(بقیہ) کر لیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے وصول کی جائے اور ان کے فقیروں میں تقسیم کی جائے گی اگر وہ اس کی بھی اطاعت کر لیں تو ان کے عمدہ مال پکڑنے سے پرہیز کرو اور مظلوم کی پکار سے بچتے رہو کیونکہ مظلوم کی پکار اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے (بہت جلدی قبول ہو جاتی ہے۔) [بخاری، کتاب الزکاۃ، باب اخذ الصدقة من الاغنیاء۔ مسلم، کتاب الایمان، باب الدعاء الی شہادتین وشرائع الاسلام۔ ترمذی کتاب الزکاۃ، باب کراہیۃ اخذ خیار المال فی الصدقة]

إن بھانا ساء یعبدون اللہ تعالیٰ، فاعبد اللہ تعالیٰ معھم، ولا ترجع الی أرضک، فانھا أرض سوء۔ فانطلق حتی إذا نصف الطريق اتاہ الموت، فانخصمت فیہ ملائکۃ الرحمۃ، وملائکۃ العذاب، فقاتلت ملائکۃ الرحمۃ: جاءتا نابتا مقبلا بقلبه الی اللہ۔ وقاتلت ملائکۃ العذاب: إنه لم یعمل خیرا قط۔ فانھم ملک فی صورۃ آدمی، فجلوه یمنھم، فقال: قیسوا ما بین الارضین، فالی اہتما کان أدنی فھولہ، فقتلوا، فوجدہ أدنی الی الارض التي أراد، فقبضتہ ملائکۃ الرحمۃ)) (۲، ۳۵۹)

اصل حدیث صحیح بخاری میں بھی موجود ہے۔ (۱، ۲۹۳-۲۹۴) اس کے آخر میں لفظ ہیں ”فغفر له“ واللہ اعلم!

۱، ۲۲۲، ۱، ۶ھ

## قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 02 ص 799

محدث فتویٰ